Watch Video Explanation of these notes on our website: www.LastHopeStudy.Com

تَرْجَمَةُ الْقُرْآنِ الْمَجِيْد

جماعت نہم

سُوْرَةُ طٰهٰ

LAST HOPE STUDY
Download All Subjects Notes from website www.lasthopestudy.com

مشق

1 درست جواب کی نشان دہی کیجیے۔

i حضرت موسیٰ علیہ السلام کا تفصیلی ذکر ہے:

(الف) سُوْرَةُ مَرْیَمَ میں ● (ب) سُوْرَةُ طٰهٰ میں (ج) سُوْرَةُ الْحَجِّ میں (د) سُوْرَةُ الْاَنْبِیَاءِ میں

ii سُوْرَةُ طٰهٰ کو سن کر مسلمان ہوئے:

● (الف) حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ (ب) حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ

(ج) حضرت علی کرم اللہ وجہہ (د) حضرت زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ

iii حق کا انکار کرنے والوں کے بارے میں مظاہرہ کرنا چاہیے:

(الف) جلد بازی کا (ب) زبردست غصے کا (ج) شعلہ بیانی کا ● (د) صبر و تحمل کا

iv حضرت محمد رَسُوْلُ اللهِ خَاتَمُ النَّبِيّٖنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کا سب سے بڑا معجزہ ہے:

(الف) پانی میں برکت (ب) چاند کے دو ٹکڑے ہونا

(ج) واقعہ معراج ● (د) قرآنِ مجید

v اصل کامیابی کا فیصلہ ہوگا:

(الف) نتیجے کے دن (ب) عید کے دن ● (ج) قیامت کے دن (د) حج کے دن

Last Hope Study
Web Version of PCTB Textbook Not For Sale

Watch video explanation of these notes on our YouTube Channel Last Hope Study

Watch Video Explanation of these notes on our website: www.LastHopeStudy.Com

2 مختصر جواب دیجیے۔

i سُوۡرَۃُ طٰہٰ کا یہ نام کیوں رکھا گیا؟

ii سُوۡرَۃُ طٰہٰ کا خلاصہ کیا ہے؟

iii سُوۡرَۃُ طٰہٰ کے علمی و عملی نکات میں سے دو تحریر کیجیے۔

جوابات

(i) سُوۡرَۃُ طٰہٰ کا یہ نام کیوں رکھا گیا؟

جواب: اس سورت کا آغاز حروفِ مقطعات میں سے "طٰہٰ" سے ہوتا ہے اور اسی مناسبت سے اس سورت کا نام رکھا گیا ہے۔

(ii) سُوۡرَۃُ طٰہٰ کا خلاصہ کیا ہے؟

جواب: سُوۡرَۃُ طٰہٰ کا خلاصہ "حضرت موسیٰ علیہ السلام کا تفصیلی تذکرہ اور پھر توحید، رسالت اور آخرت کا بیان" ہے۔

(iii) سُوۡرَۃُ طٰہٰ کے علمی و عملی نکات میں سے دو تحریر کیجیے۔

جواب: سُوۡرَۃُ طٰہٰ کے علمی و عملی نکات: ☆ اللہ تعالیٰ کو ہر چیز کا مکمل علم ہے دنیا میں کوئی چیز اس سے چھپی ہوئی نہیں۔

☆ دنیا اور آخرت کی سلامتی ان کے لیے ہے جو ہدایت کی پیروی کریں۔

3 درج ذیل میں سے کوئی سے پانچ قرآنی الفاظ کے معنیٰ لکھیں:

الفاظ	معنی	الفاظ	معنی
بَصِيْرٌ	خوب دیکھنے والا	لِسَانِيْ	میری زبان
اَزْرِيْ	میری کمر	قَدْ	یقیناً
اِشْرَحْ	کھول دے	كَيْ	تاکہ
مَنَنَّا	ہم نے احسان کیا		

4 دی گئی آیات کا با محاورہ ترجمہ لکھیں۔

i قَالَ رَبِّ اشْرَحْ لِيْ صَدْرِيْ ﴿۲۵﴾

ii وَ يَسِّرْ لِيْۤ اَمْرِيْ ﴿۲۶﴾

iii وَ احْلُلْ عُقْدَةً مِّنْ لِّسَانِيْ ﴿۲۷﴾

iv يَفْقَهُوْا قَوْلِيْ ﴿۲۸﴾

v وَ اجْعَلْ لِّيْ وَزِيْرًا مِّنْ اَهْلِيْ ﴿۲۹﴾

vi اِنَّكَ كُنْتَ بِنَا بَصِيْرًا ﴿۳۵﴾

Watch video explanation of these notes on our YouTube Channel Last Hope Study

Watch Video Explanation of these notes on our website: www.LastHopeStudy.Com

ترجمہ

(i) قَالَ رَبِّ اشْرَحْ لِيْ صَدْرِيْ ۝

ترجمہ: (موسیٰ علیہ السلام نے) عرض کیا اے میرے رب! میرے لیے میرا سینہ کھول دے۔

(ii) وَيَسِّرْ لِيْ أَمْرِيْ ۝

ترجمہ: اور میرے لیے میرا کام آسان بنا دے۔

(iii) وَاحْلُلْ عُقْدَةً مِّنْ لِّسَانِيْ ۝

ترجمہ: اور میری زبان کی گرہ کھول دے۔

(iv) يَفْقَهُوْا قَوْلِيْ ۝

ترجمہ: تاکہ لوگ میری بات سمجھ سکیں۔

(v) وَاجْعَلْ لِّيْ وَزِيْرًا مِّنْ أَهْلِيْ ۝

ترجمہ: اور میرا ایک وزیر (مددگار) مقرر فرما دے میرے گھر والوں میں سے۔

(vi) إِنَّكَ كُنْتَ بِنَا بَصِيْرًا ۝

ترجمہ: بے شک تو ہمیں خوب دیکھنے والا ہے۔

Last Hope Study

Watch video explanation of these notes on our YouTube Channel Last Hope Study

Watch Video Explanation of these notes on our website: www.LastHopeStudy.Com

تفصیلی جواب دیں۔

i سُورۃُ طٰہٰ کا تعارف اور مضامین تحریر کیجیے۔

حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے اسلام لانے کے واقعہ میں یہ تذکرہ ملتا ہے کہ جب وہ اپنی بہن کے گھر تشریف لے گئے اور انھوں نے اپنی بہن سے سُورۃُ طٰہٰ کی تلاوت سنی تو ان کے دل میں اسلام گھر کر گیا اور انھوں نے اسی وقت اسلام قبول کرنے کا فیصلہ کر لیا۔

سُورۃُ طٰہٰ کا خلاصہ "حضرت موسیٰ علیہ السلام کا تفصیلی تذکرہ اور پھر توحید، رسالت اور آخرت کا بیان" ہے۔

سُورۃُ طٰہٰ کے مضامین:

اس سورت کا مرکزی مضمون یہ ہے کہ اس میں دین کے عقائد جیسے اللہ تعالیٰ کی وحدانیت اور قدرت، اس کے علاوہ نبوت، مرنے کے بعد دوبارہ زندہ کیے جانے اور اچھے کاموں پر ثواب اور برے کاموں پر سزا دیے جانے کو مختلف دلائل سے ثابت کیا گیا ہے۔ اور اس سورت درج ذیل چیزیں بیان کی گئی ہیں۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام کی زندگی کے مراحل کا بیان:

سُورۃُ طٰہٰ میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کی زندگی کے تین مراحل بیان کیے گئے ہیں:

(1) حضرت موسیٰ علیہ السلام کی پیدائش سے مدین ہجرت فرمانے تک۔ (2) مدین سے صحرائے سینا کی طرف ہجرت۔

(3) صحرائے سینا ہجرت کے بعد سے وصال تک کا دور۔

توحید، رسالت اور آخرت کا بیان:

آخر کے تین رکوعوں میں توحید، رسالت اور آخرت کا بیان ہے۔ اللہ تعالیٰ کی عظیم قدرتوں اور صفات کا ذکر ہے۔ حضرت آدم علیہ السلام کا مختصر تذکرہ ہے۔ آخرت میں نافرمانوں کے بُرے انجام کو بیان کیا گیا ہے۔

قرآن مجید کا مقام و مرتبہ:

قرآن مجید کا مقام و مرتبہ بیان کر کے اس سے منہ موڑنے کی سزا بیان کی گئی ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کی عظیم قدرتوں اور صفات کا ذکر ہے۔

اہل حق کو صبر کی تلقین:

سُورۃُ طٰہٰ کے آخر میں یہ سمجھایا گیا ہے کہ اللہ تعالیٰ کا قانون ہے کہ وہ کسی قوم کو اس کے کفر اور انکار پر فوراً نہیں پکڑتا بلکہ مہلت دیتا ہے۔ اس لیے حق والوں کو صبر کے ساتھ دین کی دعوت کا کام کرتے رہنا چاہیے اور حق کا انکار کرنے والوں کے معاملے میں جلد بازی اور بے صبری کا مظاہرہ نہیں کرنا چاہیے۔

رہو تا کہ تم پر رحم کیا جائے۔

Last Hope Study

Watch video explanation of these notes on our YouTube Channel Last Hope Study